روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 10 جنوری 2013ء 27 صفر 1434 ہجری 10 صلح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 9

خوش الحانی سے تلاوت

حضرت اُبی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

تعلموا اللحن کما تتعلمون حفظه

ترجمہ: قرآن کریم کو پڑھنے کا فن بھی سیکھو جس طرح اس کو حفظ کرتے ہو۔

(کنزالعمال جلد1 صفحه 611 کتاب الاذکار من قسم الاقوال باب السابع فی تلاوة القران وفضائله الفصل الثالث فی آداب التلاوة حدیث نمبر 2808)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہؐ قرآن کریم کی ایک آیت ساری رات نماز میں پڑھتے رہے۔

حضرت ابوذرؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ ایک رات نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے اور ساری رات ایک ہی آیت قیام، رکوع اور سجود میں پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ آپ سے پوچھا گیا کہ وہ کون سی آیت تھی۔ فرمایا ''یہ آیت:۔...... (المائدہ:119) یعنی خدایا! اگر تو انہیں عذاب دینا چاہے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخشنا چاہے تو تو بہت غالب اور بڑی حکمتوں والا خدا ہے۔ (نسائی کتاب الافتتاح باب تردید الا یة: 1000)

سبحان اللہ! خدا اور اس کے رسولؐ کے دشمن آرام کی نیند سو رہے ہیں اور خدا کا پیارا رسولؐ بے قرار ہو کر گڑگڑا کر بارگاہ ایزدی میں ان کی مغفرت کا ملتجی ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آخری عمر میں جب رسولؐ اللہ کے بدن میں کچھ مٹاپے کے آثار ظاہر ہوئے۔ تو بیٹھ کر تہجد ادا کرتے اور اس میں لمبی تلاوت فرماتے۔ جب سورت کی آخری تیس یا چالیس آیات رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر تلاوت کرتے پھر سجدے میں جاتے۔ (بخاری کتاب الجمعة باب اذا صلی قاعدا: 1051)

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں۔'' آپ کچھ دیر سوتے پھر کچھ دیر اٹھ کر نماز میں مصروف ہوتے پھر سو جاتے پھر اُٹھ بیٹھتے اور نماز ادا کرتے۔ غرض صبح تک یہی حالت جاری رہتی۔'' (بخاری کتاب التفسیر باب لیغفرلك اللہ: 4460)

کبھی گھر کے لوگ سو جاتے تو آپؐ چپ چاپ بستر سے اٹھتے اور دعا و مناجات الٰہی میں مصروف ہو جاتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات میری آنکھ کھلی تو آپ کو بستر پر نہ پایا۔ سمجھی کہ آپ کسی اور بیوی کے حجرے میں تشریف لے گئے ہیں۔ اندھیرے میں ادھر ادھر ٹٹولا تو دیکھا کہ پیشانی مبارک خاک پر ہے اور آپ سربسجود مصروفِ دعا ہیں۔ اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ فرماتی ہیں ''یہ دیکھ کر مجھے اپنے شبہ پر ندامت ہوئی اور دل میں کہا۔ سبحان اللہ! میں کس خیال میں ہوں اور خدا کا رسولؐ کس عالم میں ہے۔'' (نسائی کتاب عشرة النساء باب الغیرة)

رات کے وقت جب سارا عالم محو خواب ہوتا لوگ میٹھی نیند سو رہے ہوتے۔ آپؐ چپکے سے بستر چھوڑ کر بعض دفعہ سنسان قبرستان میں چلے جاتے اور ہاتھ اُٹھا کر دعا میں مصروف ہو جاتے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ تجسّس کیلئے پیچھے گئیں تو آپؐ جنت البقیع میں کھڑے دعا مانگ رہے تھے۔ اپنے رب سے محو راز و نیاز تھے۔ حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ تم نے یہ کیوں سوچا کہ خدا کا رسول تم پر ظلم کرے گا۔ (یعنی میں آپ کی باری میں کہیں اور کیسے جا سکتا تھا) پھر فرمایا مجھے جبریلؑ نے آ کر تحریک کی کہ اہل بقیع کی بخشش کی دعا کروں اور میں نے خیال کیا تم سو گئی ہو اور اس لئے جگانا نامناسب سمجھا۔

(نسائی کتاب عشرة النساء باب الغیرة)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

اللہ تعالیٰ مومن کا متکفل ہوتا ہے

حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔

''ہمارے نزدیک سودی روپیہ لینا اور دینا دونوں حرام ہیں مومن وہ ہوتے ہیں جو اپنے ایمان پر قائم ہوں اللہ تعالیٰ ان کا خود متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔''

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد 1 صفحہ 767)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 43

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم ﷺ کے حالات اور خلق عظیم

ہوازن اوران کے مددگار قبائل نے ایک کمین گاہ مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے بنا چھوڑی تھی جیسے آجکل لڑائی کے میدان میں مخفی خندقیں ہوتی ہیں جب اسلامی لشکر حنین مقام پر پہنچا تو وہ ان کے سامنے چھوٹی چھوٹی منڈیریں بنا کر ان کے پیچھے بیٹھ گئے اور بیچ میں سے ایک تنگ راستہ مسلمانوں کے لئے چھوڑ دیا۔ اکثر سپاہی تو ان ٹیلوں کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گئے اور کچھ سپاہی اُونٹوں وغیرہ کے سامنے صف بند ہو کر کھڑے ہو گئے۔ مسلمانوں نے یہ سمجھ کر کہ لشکر وہی ہے جو سامنے کھڑا ہے آگے بڑھ کر اُس پر حملہ کر دیا۔ جب مسلمان کافی آگے بڑھ چکے اور کمین گاہ کے سپاہیوں نے دیکھا کہ اب ہم اچھی طرح حملہ کر سکتے ہیں تو اگلی کھڑی فوج نے سامنے سے حملہ کر دیا اور پہلوؤں سے تیر اندازوں نے بے تحاشا تیر برسانے شروع کر دیئے۔ مکہ کے لوگ جو یہ سمجھ کر ساتھ شامل ہوئے تھے کہ آج ہم کو بھی بہادری دکھانے کا موقع ملے گا اِس دو طرفہ حملہ کی برداشت نہ کر سکے اور واپس مکہ کی طرف بھاگے۔ مسلمان گو اِس قسم کی تکالیف اُٹھانے کے عادی تھے مگر جب دو ہزار گھوڑے اور اُونٹ اُن کی صفوں میں سے بے تحاشا بھاگتے ہوئے نکلے تو ان کے گھوڑے اور اُونٹ بھی ڈر گئے اور سارے کا سارا لشکر بے تحاشا پیچھے کی طرف دَوڑ پڑا۔ تین طرف کے حملہ میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ 12 صحابی کھڑے رہے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ سارے صحابہؓ بھاگ گئے تھے بلکہ 100 کے قریب اَور آدمی بھی میدان میں کھڑے رہے تھے مگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فاصلہ پر تھے۔ آپ کے گرد صرف ایک درجن قریب آدمی رہ گئے۔ ایک صحابی کہتے ہیں میں اور میرے ساتھی بے تحاشا زور لگاتے تھے کہ کسی طرح ہماری سواری کے جانور میدانِ جنگ کی طرف آئیں لیکن دو ہزار اُونٹوں کے بھاگنے کی وجہ سے وہ ایسے بِدک گئے تھے کہ ہمارے ہاتھ باگیں کھینچتے کھینچتے زخمی ہو جاتے تھے مگر اُونٹ اور گھوڑے واپس لوٹنے کا نام نہیں لیتے تھے۔ بعض دفعہ ہم باگیں اس زور سے کھینچتے تھے کہ مرکب کا سر اُس کی پیٹھ سے لگ جاتا تھا۔ مگر پھر جب ایڑی دے کر ہم اُس کو پیچھے میدانِ جنگ کی طرف موڑتے تو وہ بجائے پیچھے لوٹنے کے اور بھی تیزی کے ساتھ آگے کی طرف بھاگتا۔ ہمارا دل دھڑک رہا تھا کہ پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہو گا مگر ہم بالکل بے بس تھے۔ اِدھر تو صحابہ کی یہ حالت تھی اور اُدھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف چند آدمیوں کے ساتھ میدانِ جنگ میں کھڑے تھے۔ دائیں اور بائیں اور سامنے تینوں طرف سے تیر پڑ رہے تھے اور پیچھے کی طرف صرف ایک تنگ راستہ تھا جس میں سے ایک وقت میں صرف چند آدمی ہی گزر سکتے تھے مگر پھر بھی سوائے اُس راستہ کے اور کوئی نجات کی راہ نہیں تھی۔ اُس وقت حضرت ابوبکرؓ نے اپنی سواری سے اُتر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خچر کی باگ پکڑ لی اور عرض کی یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! تھوڑی دیر کے لئے پیچھے ہٹ آئیں یہاں تک کہ اسلامی لشکر جمع ہو جائے۔ آپ نے فرمایا ابوبکر! میری خچر کی باگ چھوڑ دو اور پھر خچر کو ایڑی لگاتے ہوئے آپ نے اُس تنگ راستہ پر آگے بڑھنا شروع کیا جس کے دائیں بائیں کمین گاہوں میں بیٹھے ہوئے سپاہی تیر اندازی کر رہے تھے اور فرمایا

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب

(مسلم کتاب الجہاد والسیر باب غزوۃ حنین)

میں خدا کا نبی ہوں میں جھوٹا نہیں ہوں۔ مگر یہ بھی یاد رکھو کہ اس وقت خطرہ کے مقام پر کھڑے ہوئے بھی جو میں دشمن کے حملہ سے محفوظ ہوں تو اس کے یہ معنی نہیں کہ میرے اندر خدائی کا کوئی مادہ پایا جاتا ہے بلکہ میں انسان ہی ہوں اور عبدالمطلب کا پوتا ہوں۔ پھر آپ نے حضرت عباسؓ کو جن کی آواز بہت بلند تھی آگے بُلایا اور فرمایا۔ عباسؓ! بلند آواز سے پکار کر کہو کہ اے وہ صحابہ! جنہوں نے حدیبیہ کے دن درخت کے نیچے بیعت کی تھی اور اے وہ لوگو جو سورۃ بقرہ کے زمانہ سے مسلمان ہو! خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے۔ حضرت عباسؓ نے نہایت ہی بلند آواز سے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام سنایا، تو اُس وقت صحابہؓ کی جو حالت ہوئی اُس کا اندازہ صرف اُنہی کی زبان سے حالات سن کر لگایا جا سکتا ہے۔ وہی صحابی جن کا میں نے اُوپر ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اُونٹوں اور گھوڑوں کو واپس لانے کی کشمکش میں تھے کہ عباسؓ کی آواز ہمارے کانوں میں پڑی۔ اُس وقت ہمیں یوں معلوم ہوا کہ ہم اِس دنیا میں نہیں بلکہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہیں اور اُس کے فرشتے ہم کو حساب دینے کے لئے بُلا رہے ہیں۔ تب ہم میں سے بعض نے اپنی تلواریں اور ڈھالیں اپنے ہاتھوں میں لے لیں اور اُونٹوں سے کود پڑے اور ڈرے ہوئے اُونٹوں کو انہوں نے خالی چھوڑ دیا کہ وہ جدھر چاہیں چلے جائیں اور بعض نے اپنی تلواروں سے اپنے اُونٹوں کی گردنیں کاٹ دیں اور خود پیدل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دَوڑے۔

وہ صحابی کہتے ہیں اُس دن انصار اس طرح دَوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جا رہے تھے کہ جس طرح اُونٹنیاں اور گائیں اپنے بچے کی چیخنے کی آواز کو سُن کر اس کی طرف دَوڑ پڑتی ہیں اور تھوڑی دیر میں صحابہ اور خصوصاً انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے اور دشمن کو شکست ہو گئی۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کا یہ نشان ہے کہ وہ شخص جو چند ہی دن پہلے آپ کی جان کا دشمن تھا اور آپ کے مقابلہ پر کفار کے لشکروں کی کمان کیا کرتا تھا یعنی ابوسفیان وہ آج حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب کفار کے اُونٹ پیچھے کی طرف دَوڑے تو ابوسفیان جو نہایت ہی زیرک اور ہوشیار آدمی تھا اُس نے یہ سمجھ کر کہ میرا گھوڑا بھی بدک جائے گا فوراً اپنے گھوڑے سے کودا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خچر کی رکاب پکڑے ہوئے پیدل آپ کے ساتھ چل پڑا۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ اُس وقت کھچی ہوئی تلوار میرے ہاتھ میں تھی اور مجھے اللہ ہی کی قسم ہے جو دلوں کے راز جانتا ہے کہ میں اُس وقت عزمِ صمیم کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خچر کے ساتھ پہلو میں کھڑا تھا کہ کوئی شخص مجھے مارے بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں پہنچ سکتا تھا۔ اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حیرت کے ساتھ دیکھ رہے تھے (شاید آپ سوچ رہے تھے کہ آج سے صرف دس پندرہ دن پہلے یہ شخص میرے قتل کے لئے اپنی فوج کو لے کر مکہ سے نکلنے والا تھا لیکن چند ہی دنوں میں خدا تعالیٰ نے اِس کے اندر ایسی تبدیلی کر دی ہے کہ یہ مکہ کا کمانڈر ایک عام سپاہی کی حیثیت میں میری خچر کی رکاب پکڑے کھڑا ہے اور اس کا چہرہ بتا رہا ہے کہ یہ آج اپنی موت سے اپنے گناہوں کا ازالہ کرے گا) عباسؓ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حیرت سے ابوسفیان کی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا تو کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! یہ ابوسفیان آپ کے چچا کا بیٹا اور آپ کا بھائی ہے آج تو آپ اِس سے خوش ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اِس کی وہ تمام دشمنیاں معاف کرے جو کہ اِس نے مجھ سے کی ہیں۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا اے بھائی! تب میں نے جوشِ محبت سے آپ کے اُس پیر کو جو خچر کی رکاب میں تھا چوم لیا۔

فتح مکہ کے بعد جب رسول اللہ ﷺ نے وہ جنگی سامان جو آپ نے عاریۃً لیا تھا اُس کے مالکوں کو واپس کیا اور ساتھ اُس کے بہت سا انعام واکرام بھی دیا تو ان لوگوں نے یہ محسوس کیا کہ یہ شخص اِس زمانہ کے عام انسانوں جیسا نہیں۔ چنانچہ صفوان اُسی وقت اسلام لے آئے۔

اِس جنگ کا ایک اور عجیب واقعہ بھی تاریخوں میں آتا ہے۔ شیبہ نامی ایک شخص جو مکہ کے رہنے والے تھے اور جو خانہ کعبہ کی خدمت کے لئے مقرر تھے وہ کہتے ہیں میں بھی اِس لڑائی میں شامل ہوا مگر میری نیت یہ تھی کہ جس وقت لشکر آپس میں ملیں گے تو میں موقع پا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دوں گا اور میں نے دل میں کہا عرب اور غیر عرب لوگ تو الگ رہے اگر ساری دنیا بھی محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب میں داخل ہوگئی تو میں نہیں ہوں گا۔ جب لڑائی تیزی پر ہوئی اور ادھر اُدھر کے آدمی آدمیوں میں مل گئے تو میں نے تلوار کھینچی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہونا شروع کیا۔ اُس وقت مجھے یوں معلوم ہوا کہ میرے اور آپ کے درمیان آگ کا ایک شعلہ اُٹھ رہا ہے جو قریب ہے کہ مجھے بھسم کر دے۔ اُس وقت مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنائی دی کہ شیبہ! میرے قریب ہو جاؤ۔ میں جب آپ کے قریب گیا تو آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور کہا اے خدا! شیبہ کو شیطانی خیالوں سے نجات دے۔ شیبہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پھیرنے کے ساتھ ہی میرے دل سے ساری دشمنیاں اور عداوتیں اُڑ گئیں اور اُس وقت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اپنی آنکھوں سے اور اپنے کانوں سے اور اپنے دل سے زیادہ عزیز ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا شیبہ! آگے بڑھو اور لڑو۔ تب میں آگے بڑھا اور اُس وقت میرے دل میں سوائے اس کے کوئی خواہش نہیں تھی کہ میں اپنی جان قربان کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچاؤں۔ اگر اُس وقت میرا باپ زندہ ہوتا اور میرے سامنے آ جاتا تو میں اپنی تلوار اُس کے سینہ میں گھونپ دینے سے ایک ذرہ دریغ نہ کرتا۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

14

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

اپوزیشن لیڈر صوبہ ہیسن اور فرینکفرٹ کے لارڈ میئر سے ملاقات، بیت الاحد کا افتتاح اور خطاب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

11 دسمبر 2012ء

صبح سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف امور کے بارہ میں ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 39 فیملیز کے 157 افراد اور اس کے علاوہ 40 احباب نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔

ملاقات کرنے والوں میں درج ذیل جماعتوں سے آنے والی فیملیز شامل تھیں۔

Soest، Pfungstadt، Morfelden، Dietzenbach، Offenbach، Grossgerau، Koln، Goddelau، Neu-Isenburg، Mainz، Ginsheim، Heidelberg، Wiesbaden، Bielefeld، Badhersfeld، Hanau، Frankenthal، Raunheim، Rodgau، Immenhausen

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دوران ملاقات تعلیم حاصل کرنے والے بڑے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی فیملیز نے اور انفرادی طور پر ملاقات کرنے والوں نے بھی اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ایک بجے تک جاری رہا۔

ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ویزبادن کے لئے روانگی

سہ پہر چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق صوبہ ہیسن (Hessen) کے دارالحکومت ویزبادن (Wiesbaden) کے لئے روانگی ہوئی۔

ویزبادن میں صوبہ ہیسن کی صوبائی پارلیمنٹ واقع ہے۔ آج اسی پارلیمنٹ میں اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر Thorsten Schafer Gumbel صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مدعو کیا تھا۔

قریباً پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پارلیمنٹ ہاؤس تشریف آوری ہوئی۔ اپوزیشن لیڈر Thorsten صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے پہلے سے ہی پارلیمنٹ کے مین دروازہ سے باہر کھڑے تھے۔ موصوف نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ پارلیمنٹ کے اندر تشریف لے گئے اور کانفرنس روم میں جانے سے قبل ایک Lobby میں اپوزیشن لیڈر نے حضور انور کے ساتھ ایک تصویر بنوائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایک کانفرنس ہال میں لے جایا گیا۔ جہاں سب سے پہلے اپوزیشن لیڈر Thorsten Schafer-Gumbel نے اپنے ساتھی ممبران کا تعارف کروایا۔

ان ممبران میں سے ایک صوبائی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر Lothar Quanz تھے اور دو ممبران صوبائی اسمبلی تھے۔ اس کے علاوہ صوبہ ہیسن (Hessen) میں آباد غیر ملکی اقوام کی کمیٹی کے صدر تھے اور دو ان کے سٹاف ممبرز تھے۔

اپوزیشن لیڈر اور دیگر ممبران پارلیمنٹ سے ملاقات

اپوزیشن لیڈر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا:

میں آپ کو صوبائی اسمبلی میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ ہمارے لئے یہ بات بڑی خوش قسمتی کا باعث ہے کہ آپ آج ہمارے ساتھ موجود ہیں اور آپ سے دوبارہ ملاقات کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ چند سال قبل منہائم میں جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر آپ سے ملاقات کرنے کا موقع ملا تھا۔ اس جلسے کی یاد ابھی بھی تازہ ہے۔

مذاہب کے باہمی تعلق میں جماعت احمدیہ کا معیار بہت اونچا ہے۔ ان دنوں ہمارے اس صوبہ ہیسن میں سکولوں میں دینی تعلیم دیئے جانے کے حوالہ سے بحث چل رہی ہے۔ اس بارہ میں جماعت احمدیہ ہمارے لئے بڑا کردار ادا کر رہی ہے۔

اپوزیشن لیڈر نے کہا:

ہمیں اس بات کا علم ہے کہ آپ امن کے قیام کے لئے بہت کوشش کرتے ہیں اور ہم آپ کے شکرگزار ہیں کہ آپ اس سلسلہ میں راہنمائی فرماتے ہیں کیونکہ ان دنوں اس موضوع کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ یہ میں صرف اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ میری پارٹی کے جو نمائندگان ہیں ان سب کی طرف سے یہ اظہار کر رہا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جہاں تک ...... میں ایک دوسرے کے لئے برداشت کا اور امن قائم کرنے کا سوال ہے تو یہ قرآنی تعلیم ہے اور یہ ...... کے لئے کوئی نئی تعلیم نہیں ہے۔ قرآن کریم میں اس بارے میں بڑے واضح احکامات ہیں کہ ایک دوسرے کی عزت اور احترام کرو۔ بہرحال ایک لمبے عرصہ سے اس تعلیم پر صحیح طرح عمل نہیں ہو رہا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود بانی جماعت احمدیہ کو بھیجا تاکہ (دین) کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں ظاہر کریں اور پھیلائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جو کچھ میں امن، محبت اور پیار اور بھائی چارہ کے بارہ میں دنیا کو بتاتا ہوں یہ کوئی نئی تعلیم نہیں۔ یہ اصل وہی تعلیم ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے آئی اور جس پر (دین) کی بنیاد ہے اور اس کو اس زمانہ میں آج سے ایک سو دس سال پہلے بانی جماعت احمدیہ نے نئے سرے سے جاری فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب 1897ء میں ملکہ وکٹوریہ برطانیہ کی گولڈن جوبلی ہوئی تھی تو (دین) کی اسی تعلیم کی وجہ سے بانی جماعت احمدیہ نے ملکہ کو ایک پیغام بھیجا جس میں کہا گیا کہ دنیا کے تمام مذاہب کو اکٹھے ہو کر کام کرنا چاہئے اور ہر مذہب کے نمائندہ کو بلا کر ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ دنیا میں امن، محبت اور پیار کی فضا قائم ہو۔ حسن اتفاق سے امسال جب ملکہ الزبتھ برطانیہ کی ڈائمنڈ جوبلی ہوئی تو میں نے بھی اس کو یہی پیغام بھیجا اور حضرت مسیح موعود کی تحریر کردہ یہی کتاب تحفہ قیصریہ بھجوائی اور ساتھ دنیا میں امن اور محبت قائم کرنے کے لئے پیغام بھجوایا جس کی اس وقت ضرورت ہے اور اس کے لئے جماعت احمدیہ ہر جگہ کوشش کر رہی ہے۔ صرف انگلستان میں ہی نہیں، جرمنی میں بھی اور دنیا میں ہر جگہ (دین) کی امن، بھائی چارہ کی تعلیم کو پھیلایا جائے اور لوگوں کو ساتھ لے کر چلا جائے تاکہ امن کی فضا قائم ہو۔ اس لئے آپ دیکھیں گے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد پیار و محبت کی تعلیم دیتا ہے اور یہ اسی (دینی) تعلیم کا نعرہ ہے جو جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ نے دیا کہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' اور اس نعرہ کی روح کو سمجھیں تو دنیا میں امن اور محبت کی فضا قائم ہو سکتی ہے۔ قطع نظر اس کے کہ کون کس مذہب کا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آجکل دنیا گلوبل ویلج بن چکی ہے اور ہر مذہب کے لوگ ہر جگہ موجود ہیں۔ اس لئے اب اس بات کی زیادہ ضرورت ہے کہ ایک دوسرے کو برداشت کرنے کا مادہ پیدا کیا جائے اور جماعت احمدیہ ہر جگہ اس کام کے لئے حاضر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم ہر جگہ اور جرمنی میں بھی جب ضرورت پڑے گی امن کی فضا قائم کرنے کے لئے سب سے آگے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہمیں یہاں بلایا اور یہ فنکشن منعقد کیا۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم سب مل کر اس ملک کو آگے بڑھانے والے ہوں اور امن و سلامتی کی فضا قائم ہو۔

اپوزیشن لیڈر نے کہا:

میری دعا ہے کہ آپ کے الفاظ کی قوت ہر انسان کے دل پر اثر کرے۔ اس دنیا میں بہت ہی کم ایسے لوگ ہیں جو آپ کی طرح اس پیغام کو ساری دنیا میں پھیلاتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ امن ایسی چیز ہے جو انسان کی گھٹی میں ہے۔ چاہے وہ جہاں بھی رہتا ہو۔

موصوف نے کہا:

SPD کے چانسلر کی تصویر ہمارے پیچھے دیوار پر موجود ہے۔ انہوں نے امن کے قیام کا فلسفہ دیا

تھا۔انہوں نے ویسٹ اور ایسٹ کے درمیان امن قائم کرنے میں بہت کام کیا ہے۔اس وجہ سے ان کو امن کا نوبیل انعام مل چکا ہے۔ان کی کوششوں کے بغیر 1960ء میں یورپ میں امن کے قیام کا تصور نہیں ہوسکتا تھا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جرمن چانسلر کو امن قائم کرنے پر نوبیل انعام ملنا اس بات کی گواہی ہے کہ جرمنی دنیا میں امن کے قیام میں ایک اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔

اپوزیشن لیڈر نے کہا:

ہم جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ چھوٹی سطح پر بھی مقامی سطح پر بھی یہاں صوبہ ہیسن میں بھی امن کے قیام کے لئے پوری کوشش کررہی ہے۔اس وجہ سے ہم بہت شوق اور خوشی کے ساتھ آپ کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں اور ہمیں اس بات کا بخوبی اندازہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف بہت زیادہ اقدامات کئے جاتے ہیں۔لیکن جو بھی مذاہب اور سیاستدان امن کے قیام کے لئے کوشش کرتے ہیں ان کو چاہئے کہ اس موقع پر اکٹھے مل کر کام کریں۔

اپوزیشن لیڈر نے کہا:

ایک چینی کہاوت ہے کہ انسان سب سے پہلے کسی سے ملتا ہے تو مہمان کے طور پر ملتا ہے اور جب دوسری دفعہ ملاقات ہوتی ہے تو ایک دوست کی طرح ملاقات ہوتی ہے اور جب اگلی دفعہ ملاقات کریں گے تو بہت اچھے دوستوں کی طرح ملاقات کریں گے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میرا خیال ہے کہ یہ جو Willy Brandt کو نوبیل پرائز ملا اور یورپ کو انہوں نے اکٹھا کیا اور یہاں امن قائم کیا۔اسی کا نتیجہ ہے کہ شاید آج یورپین پارلیمنٹ کو امن کا نوبیل پرائز مل گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی نیک خواہشات کو پورا کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ جو چینی کہاوت ہے دوستی کی لیکن جماعت احمدیہ کی کہاوت یہ ہے کہ ایک دفعہ دوستی کا بڑھا ہوا ہاتھ ہمیشہ کی دوستی بن جاتا ہے۔اگلی ملاقات ہماری دوستی کی بنیاد نہیں ہوگی بلکہ یہی ملاقات جو ہے یہاں سے دوستی شروع ہوچکی ہے۔

اپوزیشن لیڈر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے درخواست کی کہ ہماری راہنمائی فرمائیں کہ اس وقت اسلامی دنیا میں جو Changings آرہی ہیں خاص طور پر عرب ممالک میں اور دنیا میں، اس کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں کیونکہ آجکل ہم اس کے متعلق بہت بحث کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ جو عرب دنیا میں جو بھی صورتحال تھی یہ کوئی آج کی ڈویلپمنٹ نہیں ہے۔عرب دنیا کی یہی لیڈرشپ تھی جو آج سے دس سال پہلے بھی تھی، بیس سال پہلے بھی تھی یا انہی خیالات کی حامل تھی۔لیکن اس وقت بڑی طاقتوں نے یا مغربی طاقتوں نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی نہ ہی وہاں کی لوکل عوام کی اس طرف توجہ پیدا ہوئی۔یہی لیڈرشپ تھی جو پہلے بھی کرپٹ تھی یا اپنی عوام کے ساتھ صحیح سلوک نہیں کررہی تھی لیکن مغربی طاقتوں نے یا ان ایجنسیز نے جو ان ملکوں کو Aid دیتی تھیں، ان کے ساتھ رابطہ رکھا چونکہ ان کے مفاد وابستہ تھے۔

اصل چیز یہ ہے کہ جب تک بڑی طاقتوں نے لیڈرشپ کو اپنے زیر اثر رکھا یا لیڈرشپ نے ان کی بات مانی اس وقت تک وہاں کوئی ایسی بات نہیں تھی۔لیکن جب وہ لیڈرشپ ان کے قابل نہیں رہی تو انہوں نے وہاں عوام کے ذریعے سے ایک انقلاب لانے کی کوشش کی۔اب مصر میں جو انقلاب آیا وہ حقیقت میں ایک ایسی حکومت اوپر آگئی ہے جو شدت پسند اور اخوان المسلمین کی ہے۔جس کی وجہ سے وہاں آئندہ جو حالات پیدا ہونے ہیں وہ ان طاقتوں کے لئے خطرہ ہوں گے بلکہ اپنے ملک کے لئے بھی وہ خطرہ بن جائیں گی اور اب ایسا شروع ہوچکا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں نے اس وقت بھی کہا تھا جب یہ انقلاب لایا جارہا تھا کہ یہ بات یہاں ختم نہیں ہوگی بلکہ بعد میں مشکلات پیدا ہوں گی۔چنانچہ اب اس کے آثار ظاہر ہونا شروع ہوگئے ہیں۔یہ جو لیبیا کا ڈکٹیٹر تھا ایک حد تک وہ کام کرتا رہا۔اب وہاں کوئی بھی حکومت نہیں ہے، مختلف علاقوں میں عملاً Tribes کی حکومت ہوچکی ہے یا کہہ سکتے ہیں کہ انارکی کی صورتحال ہے۔پس مغربی حکومتیں اگر چاہتی ہیں کہ وہاں دیرپا امن قائم ہو تو خالص ڈیموکریسی قائم کریں نہ کہ کسی خاص شخص کو پسند کرکے ایک لمبا عرصہ اس کی Support ہوتی رہے اور جب پھر وہ حد سے بڑھ جائے تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے اور جس حد تک ملک ترقی کرکے پہنچ چکا ہو، پھر سے مفلوج ہوکر رہ جائے۔اس لئے اب ان کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جن ملکوں میں جہاں جہاں فساد ہیں حقیقی جمہوریت قائم کرنے کی کوشش کریں۔

اپوزیشن لیڈر نے کہا:

حضور انور اس بارے میں بھی ہماری راہنمائی فرمائیں کہ کس طریق پر مغربی قومیں کوشش کریں کہ ان عرب ممالک اور بعض دوسرے ممالک میں امن قائم ہو جہاں آجکل حالات بہت خراب ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ مغربی ممالک پر بہت سے ممالک کا انحصار ہے۔اکنامک Aid یہاں سے جاتی ہے اس کے علاوہ اور بھی قسما قسم کی Aids جاتی ہیں۔جو اکنامک ایڈ ہے اس کو بھی مانیٹر کریں، اس کی شرائط ہوں کہ اگر ملک میں انصاف قائم ہوگا، عوام کی خدمت ہوگی، عوام کو حقوق ملیں گے، تب یہ Aid دی جائے گی۔تو اصل چیز یہ ہے کہ انصاف کے ساتھ اپنی مدد کو بڑھائیں لیکن اگر پھر بھی مقامی لوگ اس کو انصاف سے استعمال نہیں کررہے تو پھر ان کو مانیٹر بھی کریں یا کچھ نہ کچھ خود بھی قدم اٹھائیں۔جس طرح آپ کے ممالک میں Civil Rights کو قائم کیا گیا ہے، اس طرح کوشش کریں کہ ان ممالک میں بھی قائم ہو۔حقیقی ڈیموکریسی قائم ہو اور مدد دیتے ہوئے کنڈیشن رکھیں کہ عوام کو حقوق ملیں۔آجکل دنیا اتنا مل چکی ہے کہ کوئی بھی ایک دوسرے کی مدد کے بغیر Isolate ہوکر نہیں رہ سکتا۔

اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ ہم اپنے صوبہ ہیسن میں اور سارے جرمنی میں کس طرح کام کو آگے بڑھا سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں کئی دفعہ بیان کرچکا ہوں کہ ہر قوم کی، قبیلہ کی، ہر نسل کی، شخص کی کوئی نہ کوئی خوبی ہوتی ہے۔ہمیں ان خوبیوں کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر خوبی تمہاری کھوئی ہوئی میراث ہے۔ایک دوسرے کی خوبیاں تلاش کرکے ملک کی بقا اور ترقی کے لئے کام کریں تو ملک ترقی کرتا چلا جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ کے صوبہ ہیسن میں جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت تعمیر کی گئی ہے۔اب یہاں سے ایسے (داعی الی اللہ) نکلیں گے جو امن و محبت اور پیار کا پیغام پہنچانے والے ہوں گے۔ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے ہمیں یہاں جامعہ تعمیر کرنے کے لئے جگہ دی۔

آخر پر اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ میں حضور انور کو ایک کتاب تحفہ دینا چاہتا ہوں۔اس کتاب میں جرمنی کے جنگلات اور سرسبز علاقوں کے بارے میں معلومات ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ گریزی (Greenery) اور جنگل مجھے ویسے بھی بہت پسند ہے۔اچھا تحفہ ہے۔

اس پر اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ جب حضور انور اگلی دفعہ آئیں تو ہم حضور انور کو اپنا نیشنل پارک دکھائیں گے۔یورپ کا سب سے بڑا گرین پارک ہے۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔انشاءاللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اپوزیشن لیڈر کو کتب تحفہ میں دیں۔یہ ملاقات کا پروگرام ساڑھے پانچ بجے تک جاری رہا۔

اس کے بعد اپوزیشن لیڈر اور ساتھی ممبران پارلیمنٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

بیت السبوح واپسی

بعدازاں یہاں سے بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔قریباً چالیس منٹ کے سفر کے بعد چھ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج ملاقاتوں کے اس پروگرام میں 19 فیملیز کے 85 افراد اور 32 احباب نے انفرادی طور پر یعنی مجموعی طور پر 117 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی درج ذیل جماعتوں سے سفر کرکے پہنچی تھیں۔

Darmstadt ،Zwickau، Nauheim ، Frankfurt ،Raunheim، Mannheim ،Freiburg، Dietzenbach ،Renningen، Bad Nauheim، Hattersheim، Heilbronn، Wurzburg، Dreieich، Karlsruhe ، Viersen، Bocholt، Wiesbaden، Waiblingen اور Aalen

ان تمام ملاقات کرنے والی فیملیز اور احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضور انور نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سات بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔

فرینکفرٹ کے لارڈ میئر سے ملاقات

فرینکفرٹ کے لارڈ میئر Peter Feldmann اپنے دو سٹاف ممبران کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے لئے بیت السبوح آئے ہوئے تھے۔سات بجکر پچپن منٹ پر موصوف لارڈ میئر نے اپنے ساتھی ممبران کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

میئر نے بتایا کہ وہ چند ماہ قبل میئر بنے ہیں اور اس بات کی کوشش کررہے ہیں کہ تمام مذہبی جماعتیں اور کمیونٹیز آپس میں اکٹھی اور متحد ہو جائیں اور ان سب کی ایک ہی پلیٹ فارم پر ایک ہی آواز ہو۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نے فرمایا:

یہاں جرمنی میں سٹیٹ اور مذہب علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ویسٹرن ڈیموکریسی یہ یقین رکھتی ہے کہ مذہب اور سیاست علیحدہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب یہاں جرمنی میں یہ ڈسکشن ہو رہی ہے کہ سکولوں میں مسلمانوں کے لئے اسلامی تعلیم کا سلیبس کیا ہو۔ اب مسلمانوں میں مختلف School of thoughts ہیں تو کس طرح یہ سب ایک بات پر اکٹھے ہوں گے۔ ہاں نیشنل انٹرسٹ کے، قومی مفاد کے چند ایشو پر تو اکٹھے ہو سکتے ہیں لیکن ہر بات پر نہیں۔ اس لئے ڈیموکریسی ہی بہتر ہے کہ ہر ایک کو آزاد سوچ کے ساتھ سوچنے دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مذہبی جماعتوں کو اپنی سیاست میں، اپنی جماعتوں میں داخل کرنا، اس سے آپ کے لئے حکومت کے لئے مستقبل میں بہت سے مسائل پیدا ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس اصول کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ کسی بھی مذہب کو حکومت کے معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے اور کسی بھی مذہبی گروپ کو پولیٹیکل شکل میں آرگنائز نہ ہونے دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:

احمدی یہاں سب سے زیادہ منظم ہیں لیکن وہ اس بات میں آزاد ہیں کہ جس پارٹی کے ممبر کو چاہیں ووٹ دیں اور وہ اس بات میں بھی آزاد ہیں کہ اگر وہ کسی پارٹی یا کسی گروپ کو انفرادی حیثیت میں Join کرنا چاہتے ہیں تو کر سکتے بشرطیکہ ان کے مذہب پر کوئی حرج نہ آتا ہو۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

Integration شہروں اور ملک کی ترقی کے لئے اچھی بات ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا احمدیہ کمیونٹی جرمنی کا حصہ ہے اور بڑی مضبوط اور مستحکم، منظم کمیونٹی ہے۔ پولیٹیکل اور دنیوی معاملات میں ہر احمدی کی اپنی ذاتی، مختلف رائے ہے، کوئی بلاک نہیں ہے۔ اپنی رائے میں ہر ایک آزاد ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:

غریب بچوں کی تعلیم پر کوئی توجہ نہیں دی جا رہی، علاج معالجہ کی بہتری پر کوئی توجہ نہیں ہے تو پھر جو مدد دی جاتی ہے وہ کہاں جاتی ہے۔ جو مدد دینی ہے اس کو مانیٹر کریں۔

لارڈ میئر فرینکفرٹ (جرمنی) کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات 9 بجے تک جاری رہی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

12 دسمبر 2012ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا سات بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور مختلف معاملات میں ہدایات سے نوازا اور راہنمائی فرمائی۔

آج جرمنی کے دو شہروں Bruchsaal اور Prorzheim میں تعمیر ہونے والی دو نئی بیوت الذکر کے افتتاح کا پروگرام تھا۔

برخسال کے لئے روانگی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوپہر بارہ بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق بیت السبوح سے برخسال (Bruchsaal) کے لئے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح سے برخسال کا فاصلہ 130 کلومیٹر ہے۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی برخسال میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں مکرم مبشر احمد طاہر صاحب ریجنل امیر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ مقامی جماعت نے دوپہر کے کھانے کا انتظام ایک ریسٹورنٹ Kaiserpalast میں ایک علیحدہ حصہ حاصل کر کے کیا تھا اور جماعتی انتظام کے تحت بھی کھانا تیار کر کے یہاں لائے تھے۔

بیت الاحد کا افتتاح

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق کھانے سے فارغ ہو کر یہاں سے قریباً دو بجکر دس منٹ پر بیت الاحد برخسال کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے مقامی پولیس کی گاڑی نے قافلہ کو Escort کیا۔

دو بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی جونہی بیت الاحد کے بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی تو احباب جماعت مرد و خواتین نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُر جوش استقبال کیا۔ بچیوں کے گروپ نے خیر مقدمی دعائیہ گیت پیش کئے۔ بچے اور بچیاں اپنے ہاتھوں میں جرمنی کا قومی پرچم لہراتے ہوئے دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ آج اس جماعت کے لئے خوشی و مسرت اور عید کا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کی پہلی بیت کا افتتاح فرما رہے تھے۔ آج کا دن اس جماعت کے لئے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ آئندہ اسی بیت سے انشاء اللہ العزیز اس سارے علاقہ میں دین کا حقیقی پیغام پہنچنا ہے اور فتوحات کے نئے دروازے کھلنے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو صدر جماعت برخسال مکرم مبشر احمد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت کے اندر تشریف لے آئے اور ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور ان نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ بیت الاحد کا افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جو بیت کے بیرونی احاطہ میں لگائی گئی تھی۔ بیت کے افتتاح کے حوالہ سے یہاں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں مقامی جرمن مہمان بھی شامل تھے۔

تقریب افتتاح

دو بجکر پچاس منٹ پر پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم لقمان احمد بابر صاحب نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ صداقت احمد صاحب نے اور جرمن زبان میں ترجمہ عزیزم اعجاز احمد بابر صاحب نے پیش کیا۔

امیر صاحب کا ایڈریس

بعد ازاں مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

امیر صاحب نے شہر برخسال کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ اس شہر کا رقبہ 35.92 مربع میل ہے اور اس کی آبادی 43 ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں اس شہر کا 80 فیصد حصہ تباہ ہو گیا تھا۔ اس شہر میں یہودی مذہب کا اپنا ایک قدیم قبرستان بھی ہے اور ترکوں کی ایک مسجد اور نماز سنٹر بھی ہے۔ اس شہر کی ایک مشہور Seasonal سبزی Spargel ہے جو بڑے شوق سے کھائی جاتی ہے۔

اس شہر میں جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے امیر صاحب نے بتایا کہ 1986ء میں کچھ احمدی احباب اس علاقہ میں آئے تھے۔ جس کے بعد 1988ء میں چھ احمدی احباب اس شہر میں رہائش پذیر ہوئے۔ 1990ء میں یہاں باقاعدہ جماعت قائم کی گئی۔ اس وقت جماعت کی تعداد 45 تھی۔ اب یہاں اللہ کے فضل سے جماعت کی تعداد اڑھائی صد سے زائد ہے۔

بیت کے لئے جو پلاٹ خریدا گیا تھا اس کا رقبہ 1820 مربع میٹر ہے اور یہ دو لاکھ، 62 ہزار، 350 یورو میں خریدا گیا تھا۔ خواتین نے خاص طور پر مالی قربانی کرتے ہوئے نقد رقم کے علاوہ 25 ہزار یورو کے زیور بھی پیش کئے۔

بیت کا پلاٹ شہر کے اندر ہے اور یہاں کے ریلوے سٹیشن سے صرف 10 منٹ کی پیدل مسافت پر ہے۔

23 فروری 2011ء کو حضور انور نے اس بیت کا نام بیت الاحد رکھا۔ 20 ستمبر 2011ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بیت کا سنگ بنیاد رکھا۔

اس بیت کے دو ہال ہیں اور مجموعی طور پر 260 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ تعمیراتی رقبہ 277 مربع میٹر ہے۔ بیت کے ساتھ ایک دفتر، ایک علیحدہ ہال اور جماعتی کچن بھی تعمیر کیا گیا ہے۔

مینارہ کی بلندی 4.5 میٹر ہے اور گنبد کا قطر 5 میٹر ہے اور یہاں 25 کاروں کے پارک ہونے کی جگہ بھی موجود ہے۔

لارڈ میئر کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد لارڈ میئر Bruchsaal (برخسال) Comelia Petzold-Schick نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کے دور کے آغاز سے ہی بیت بنانے کی اجازت اور پھر بیت بنانے کی تکمیل کا سوال رہا اور آج آپ نے اپنے اس مقصد کو پا لیا ہے۔ لارڈ میئر نے کہا کہ ان کے پہلے فیصلوں میں سے ایک بیت بنانے کا فیصلہ تھا جو انہوں نے کیا تھا، آج انہیں خوشی ہے کہ یہ بیت مکمل ہو چکی ہے۔

برخسال میں ایک صد سے زائد قومیں امن اور اطمینان سے رہتی ہیں اور آپ بھی اسی شہر کا ایک حصہ ہیں۔ آپ نے یہاں اس شہر کے مختلف پروگرامز میں حصہ لیا، مثلاً نئے سال کے موقع پر برخسال کی سڑکوں پر وقار عمل کر کے شہر کی صفائی کرتے ہیں اور پھر ضرورتمند بچوں کے لئے امداد اکٹھی کرنے کی سکیم میں حصہ لیتے ہیں۔ اس طرح سے آپ برخسال کی کمیونٹی میں اپنا حصہ ادا کرتے ہیں۔

میئر صاحب نے جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ بیت کے افتتاح کے موقع پر انہیں دعوت دی گئی اور آج ان کے لئے اور ان کے ساتھیوں کے لئے یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کے درمیان تشریف فرما ہیں۔

بیت کی تکمیل کے ساتھ ساتھ جماعت کا ماٹو، محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں، بھی آپس میں مل جل کر رہنے کے حوالہ سے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اب اس بیت کی تعمیر کے ساتھ یہاں پیس سمپوزیئم اور سیمینارز ہوا کریں گے۔

میئر نے کہا کہ اس بیت کی تعمیر سے آپ نے Integration کا بھی نمونہ قائم کیا اور ثبوت دیا

کہ آپ Integration کے لئے خاص طور پر تیار ہیں اور کوششیں کر رہے ہیں۔

میئر صاحبہ نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جرمنی کی مشہور Seasonal سبزی Spargel جو کہ مئی سے جون کے آخر تک خاص شوق سے کھائی جاتی ہے، کے طعام کی دعوت بھی پیش کی۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضورانور کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو آج اس شہر میں (بیت) بنانے کی توفیق ملی اور اس کا نام جیسے کہ آپ جانتے ہیں بیت الاحد رکھا گیا ہے۔ احد اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفات میں سے ایک صفت اور نام ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے قل ھو اللہ احد کہ تو کہہ دے کہ اللہ ایک ہے۔ ایسا ایک ہے جو تمام طاقتوں کا مالک ہے اور تمام صفات کا جامع ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک احمدی کا صرف (بیت) بنالینا مقصد نہیں ہے بلکہ اس (بیت) کے اندر ایک خدا کی عبادت کرنا مقصد ہے اور اس طرح عبادت کرنا مقصد ہے جس طرح خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے۔ طریق سکھائے ہیں۔ پانچ وقت کے لئے یہ (بیت) کھلی رہنی چاہئے اور اس میں اردگرد کے رہنے والوں کو بھی اور اگر تھوڑے فاصلہ پر آٹھ دس منٹ کی ڈرائیو بھی ہے تو وہاں سے بھی نمازیوں کو آنا چاہئے اور اس کو آباد رکھنا چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی صفات تو بہت ساری ہیں۔ لیکن ابتداء میں جو اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں اپنی صفات بتائی ہیں، وہ رب العالمین ہے، رحمٰن ہے، رحیم ہے، مالک یوم الدین۔ اب رب العالمین پہ غور کریں تو آپ کی توجہ عبادت کی طرف جائے گی کہ وہ خدا جس نے آپ کو پیدا کیا اور پھر پیدائش کے بعد آپ کی پرورش کا سامان بھی ماں باپ کے ذریعہ کیا۔ پھر آپ کی اس زندگی میں یہاں کتنی آسائشیں اور آسانیاں آپ کو اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائیں۔ پھر اللہ کی صفت رحمٰن ہے۔ بہت ساری سہولتیں اور آپ کی ضروریات اللہ تعالیٰ کی رحمانیت سے پوری ہو رہی ہیں اور ان ملکوں میں آکے بہت ساری چیزیں ایسی مل رہی ہیں جن کا پہلے آپ تصور بھی نہیں تھا۔ اس لئے یہ چیزیں تقاضا کرتی ہیں کہ اس خدا کے آگے مزید جھکا جائے۔ بار بار اس کی طرف جایا جائے۔ بار بار اس سے مانگا جائے اور ہر ضرورت کا منبع، ہر جائزہ خواہش کو پورا کرنے کا ذریعہ خدا تعالیٰ کی ذات کو سمجھا جائے اور جب یہ چیزیں ہوں گی تو پھر خدا تعالیٰ سے ایک تعلق پیدا ہوگا۔ عبادت کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہوگی۔ (بیت) بنانے کے مقصد کو آپ پورا کرنے والے ہوں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جو تلاوت کی گئی ہے اس میں بھی یہ مضمون تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رکھو۔ آخرت کی طرف توجہ رکھو۔ تو اللہ تعالیٰ کی جو صفت مالک یوم الدین ہے، اس طرف بھی آپ کو خیال رہنا چاہئے۔ یہ جو دنیاوی زندگی ہے یہ عارضی زندگی ہے اور حقیقت میں مرنے کے بعد کی زندگی ہی ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے۔ جزا سزا کا خوف جب آپ کے دل میں ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے حساب کتاب کے دن کا خیال جب دل میں آئے گا تو پھر آپ کی توجہ اس طرف ہوگی کہ آپ نے آگے کے لئے کیا بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم یہ دیکھو کہ تم نے آگے کے لئے کیا بھیجا ہے۔ آگے کے لئے بھیجنے کا یہ مطلب ہے کہ تم نے کونسی ایسی نیکیاں کی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین جزا پانے والی ہوں۔ جو تمہاری عاقبت کو سنبھالنے والی ہوں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ جو یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل آپ پہ ہیں یا ہو رہے ہیں اور آئندہ بھی ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ ان کو صرف اس دنیا کی خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ نہ بنالیں بلکہ اگلی زندگی میں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کی زندگی رکھی ہے اس کے حصول کا ذریعہ بنائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ پر بڑا فضل اور احسان ہے کہ آپ لوگ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کے لئے مالی قربانیاں کرتے ہیں اور یہ ایک ذریعہ ہے اگلے جہاں میں اپنے لئے ایک ایسا اعلیٰ مقام پیدا کرنے کا جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ حدیث میں آیا ہے جس نے اس دنیا میں (بیت) بنائی اس کے لئے قربانی دی تو جنت میں اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے گھر بنایا۔ تو یہ اس دنیا کے گھر جو اللہ تعالیٰ کی خاطر آپ بناتے ہیں یہ اگلے جہان میں آپ کے گھروں کا ذریعہ مہیا کرنے والے ہیں۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں اور جب یہ چیزیں یاد ہوں گی پھر آپس کے تعلقات بھی اچھے ہوں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خدا تعالیٰ نے جہاں اپنی عبادت کی طرف توجہ دلائی ہے یہ کہا ہے کہ میں ایک خدا ہوں میری عبادت کرو اور اس دنیا میں اپنی پیدائش کے مقصد کو ہمیشہ یاد رکھو۔ اللہ تعالیٰ نے عبادت کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ تمہارے جو دوسرے ساتھی ہیں، بنی نوع انسان ہیں، ان کے حقوق بھی ادا کرو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دو چیزیں بنیادی ہیں جو ہمیشہ ہر احمدی کو یاد رکھنی چاہئیں۔ ایک خدا تعالیٰ کا حق اس کی عبادت کے ذریعہ ادا کرنا اور دوسرا بندوں کا حق ادا کرنا، مخلوق کا حق ادا کرنا، چاہے وہ مسلمان ہے، غیر مسلم ہے، عیسائی ہے یا لامذہب ہے۔ جو بھی جائز حق کسی دوسرے کا ہے اس کو ادا کرنا ہے۔ اس لئے ہمیشہ یہ کوشش کریں کہ آپ نے ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم حق لو۔ جبکہ دنیا کے باقی نظام یہ کہتے ہیں کہ حق لئے جائیں گے۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ حق دینا تمہارا فرض ہے۔ ہر شخص جو مسلمان ہے، حقیقی مسلمان ہے، اس کا فرض ہے کہ وہ دوسرے کا حق ادا کرے اور جب حق ادا کرنے والے ہوں گے تو جو آپس کی بدمزگیاں ہیں وہ بھی پیدا نہیں ہوں گی۔ تعلقات میں خرابیاں ہیں وہ بھی پیدا نہیں ہوں گی۔ ایک دوسرے سے رنجشیں ہیں وہ بھی پیدا نہیں ہوں گی۔ ماحول کا جو حق ہے، غیروں کا جو حق ہے، غیر مسلموں کا جو حق ہے، ہمسایوں کا جو حق ہے وہ بھی ادا کرنے کی کوشش ہوگی۔ تو اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس میں حقوق کی اتنی وسعت ہے جس کی انتہا نہیں ہے اور اگر ایک مسلمان، حقیقی مسلمان، یہ حق ادا کرنے والا بن جائے تو اس سے بڑا اور کوئی امن پیدا کرنے والا ہو ہی نہیں سکتا۔ پیار اور محبت بھلانے والا ہو ہی نہیں سکتا۔

پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ (بیت) بنانے کے بعد آپ کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں اور اب لوگوں کی مزید نظر آپ پر ہوگی۔

میئر صاحبہ نے جو ابھی فرمایا ہے کہ (بیت) کی تعمیر کا ایک منصوبہ تھا جس کا آپ نے آغاز کیا اور آج اس مقصد کو پالیا۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ یہاں یہ مقصد ختم نہیں ہوگیا بلکہ آج آپ کے سفر کا ایک نیا آغاز شروع ہوا ہے۔ جس کا انجام اس وقت ہوگا جب آپ تمام دنیا میں خدائے واحد کی طرف لوگوں کو لانے والے بن جائیں گے۔ جب اپنے ماحول میں خدا کی طرف لانے والے بن جائیں گے۔ جب اپنے ماحول میں پیار اور محبت پیدا کرنے والے بن جائیں گے۔ جب اپنے آپ کو ایک پیار اور محبت کا سمبل بنالیں گے۔ تو یہ آپ لوگوں کی انتہائیں ہیں جس کے حصول کے لئے آپ لوگوں نے کوشش کرنی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

(بیت) تو بن گئی ہے لیکن اب (بیت) بننے کے بعد نئی ذمہ داریاں شروع ہوگئیں۔ پس (بیت) کی تعمیر کو آپ یہ نہ سمجھیں کہ بڑی کامیابی حاصل ہوگئی۔ یہ تو کامیابی کی طرف پہلا قدم آپ نے بڑھایا ہے اور جب کامیابی کے اس پہلے قدم میں آپ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں گے تو پھر اس سفر کی طرف جانے والے ہوں گے جس کا اس (بیت) سے آغاز شروع ہوتا ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں اور پھر یہی چیز ہے جو آپ کے لئے مزید راستے کھولے گی۔ آپ کے باہمی تعلقات یہاں کے لوکل لوگوں سے پیدا ہوں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں آجکل Integration اور ایک دوسرے میں جذب ہونے کا بڑا نعرہ لگایا جاتا ہے۔ تو ہر اچھی خوبی جو آپ کے اندر ہے جب ان لوگوں کو نظر آئے گی تو یہ اپنائیں گے۔ ہر اچھی خوبی جو یہاں کے مقامی لوگوں میں ہے جو آپ کو نظر آئے گی آپ اس کو اپنائیں گے اور پھر یہ خوبیوں کا مجموعہ اس شہر میں امن اور سلامتی کا پیغام بن کے ابھرے گا اور یہی چیز ہے جو پھر ایک احمدی کی پہچان بن جائے گی۔ یہی چیز ہے جو جماعت احمدیہ کی پہچان بن جائے گی۔ پس اس کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میئر صاحبہ نے اپنے ایڈریس میں کہا ہے کہ آپ لوگ یہاں Peace Symposium بھی کریں گے، سیمینار بھی کریں گے۔ بعض دفعہ یہ بھی ہوسکتا ہے صرف چائے کی پیالی کے لئے آپ کو بلایا جائے اور اس کو پینے کے لئے یہاں لوگ آئیں گے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ بیت اب بن گئی ہے تو ہمسایوں کا یہ حق ہے اور ہمسائے کا حق (دین) میں اس قدر ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اتنی دفعہ اس حق کے بارہ میں بتایا گیا کہ مجھے خیال پیدا ہوا کہ ہمسائے کو کہیں وراثت کا حق نہ دلوا دیا جائے۔ اس لئے صرف آپ چائے پینے اس وقت نہ آئیں جب آپ کو بلایا جائے بلکہ یہاں جب آپ کا دل چاہے آئیں اور ڈیمانڈ کر کے چائے پئیں۔ یہ مقامی لوگوں کے لئے میرا پیغام ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو ان کا بھی حق ادا کرنے والا بنائے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب تین بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

ریفریشمنٹ کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت کے بیرونی احاطہ میں اخروٹ کا پودا لگایا۔ حضور انور کے بعد لارڈ میئر صاحبہ نے بھی ایک پودا لگایا۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے اندر تشریف لے آئے جہاں مقامی جماعت کی مجلس عاملہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت کچھ دیر کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ حضور انور نے از راہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

یہاں سے روانگی سے قبل حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم جمشید حمید صاحب کارکن دفتر صدر عمومی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بیٹے شاہد حمید واقف نو نے پانچ سال کی عمر میں قرآن پاک ناظرہ مکمل کرلیا ہے۔ بچے کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ عطیہ جمشید صاحبہ کو ملی۔ مورخہ 3 جنوری 2013ء کو خاکسار کے گھر دارالیمن وسطی حمد ربوہ میں تقریب آمین کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر محترم محمود احمد منیب صاحب مربی سلسلہ نے بچے سے قرآن کریم سنا اور مکرم خالد محمود صاحب سندھو جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے اور بچے کے دل میں قرآن پاک کی محبت پیدا فرمادے۔ آمین

ولادت

محترمہ ڈاکٹر یاسمین نعیم صاحبہ جہانزیب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسارہ کے بیٹے مکرم منصور احمد مرزا صاحب آسٹریلیا کو مورخہ 9 نومبر 2012ء کو ایک بیٹے اور بیٹی کے بعد دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام ایمان مرزا تجویز ہوا ہے۔ جو مکرم مرزا نعیم احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی پوتی، مکرم محمد غفار رانا صاحب لاہور کی نواسی اور نیز محترم مرزا عزیز احمد صاحب مرحوم جہانزیب بلاک اقبال ٹاؤن کی نسل میں سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ خادمہ دین، صحت وسلامتی کے ساتھ فعال زندگی والی اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ زیب النساء صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحمید صاحب دارالیمن وسطی حمد ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم جمشید حمید صاحب کارکن دفتر عمومی ربوہ و بہو محترمہ عطیہ جمشید صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 6 دسمبر 2012ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تانیس احمد نام عطا فرمایا ہے نومولود مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب مرحوم سابق امیر ضلع مظفر گڑھ کی نسل میں سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر، ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور خادم دین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

محترم چوہدری سلیم احمد انجم صاحب نائب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ ٹاؤن شپ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی محترمہ نجمہ سلیم صاحبہ المعروف گڑیا بقضاء الٰہی بعمر 28 سال مورخہ 29 جون 2012ء کو انتقال کرگئی۔ پہلے ان کی نماز جنازہ بیت الکریم ٹاؤن شپ لاہور میں ادا کی گئی۔ بوجہ موصیہ ہونے کے ان کا جسد خاکی ربوہ لے جایا گیا۔ مورخہ 3 جولائی 2012ء کو ان کی نماز جنازہ بعد نماز فجر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ملک امان اللہ صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ تمام اہل خانہ وعزیز واقرباء رضاء الٰہی اور صبر کا عملی پیکر تھے۔ مرحومہ نیک سیرت، تہجد گزار، ہر دلعزیز وفا شعار اور والدین کی انتہائی اطاعت گزار تھی۔ اس رحلت پر اپنوں اور غیر از جماعت محلّہ کی تمام خواتین کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ مرحومہ نے اپنی آنکھیں صدقہ جاریہ کرتے ہوئے ہسپتال نورالعین ربوہ بطور عطیہ پیش کیں۔ قبل از تدفین مرحومہ دو ضرورت مندوں کو بینائی سے منور کر گئیں۔ مرحومہ اکنامکس میں ماسٹرز اور ورچوئل یونیورسٹی میں ایم فل کی طالبہ تھی۔ اور طلباء وطالبات کو زیور تعلیم سے ہمہ وقت منور کرنے میں مصروف عمل تھی۔ مرحومہ اپنی بے لوث تعلیمی خدمات کی بدولت یونیورسٹی میں عزت واحترام اور قدر کی نگاہ سے جانی اور پہچانی جاتی تھی۔

اس سلسلہ میں ممبران عاملہ حلقہ ٹاؤن شپ اور ممبران عاملہ زعامت علیاء مجلس انصاراللہ ٹاؤن شپ لاہور نے مرحومہ کے والدین، بھائیوں بہنوں وعزیز و اقرباء لواحقین، پسماندگان کے غم میں برابر کی شرکت کرتے ہوئے قرارداد تعزیت بھی پاس کی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت اور جنت الفردوس میں جگہ بخشے اور درجات کو ہمیشہ بلند فرماتا رہے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ہر آن ان کا حامی وناصر ہو۔ آمین

مکرم شاہد احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ البانیہ

پانچواں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ البانیہ

اس جلسہ پر قرآن نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا

جماعت احمدیہ البانیہ کو مورخہ 8/ اکتوبر 2012ء کو جماعتی روایات کے مطابق اپنے پانچویں جلسہ سالانہ دارالحکومت ترانہ میں واقع بیت الاوّل میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی قرآنِ کریم کے متعلق ایک نمائش کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں قرآنِ کریم کی خوبصورت اور مکمل تعلیم کو ایک صد سے زائد دیدہ زیب پوسٹرز کی صورت میں دیوار پر چسپاں کیا گیا تھا، جو حاضرین کی توجہ کا مرکز بنی رہی۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود کی آمد کے متعلق قرآن وحدیث سے ثابت پیشگوئیوں کو بھی دلکش پوسٹرز کی صورت میں پیش کیا گیا۔ نیز البانین زبان میں شائع شدہ جملہ کتب اور جماعت کی طرف سے مختلف زبانوں میں قرآنِ کریم کے تراجم بھی اِس نمائش میں پیش کیے گئے تھے۔ اِمسال جلسہ سالانہ البانیہ میں کوسووو، مونٹی نیگرو اور جرمنی سے تشریف لائے ہوئے مہمانوں کی حاضری 205 افراد پر مشتمل تھی جس میں ہمسایہ ملک Kosovo سے 66 افراد نے شرکت کی۔ اِمسال زیرِ دعوت افراد کی تعداد 77 تھی جب کہ 74 خواتین نے شرکت کی۔ مہمانوں کی رہائش کا انتظام احمدیہ مشن ہاؤس دارالفلاح اور بیت الاول وغیرہ میں کیا گیا تھا۔ جلسہ گاہ اور رہائش گاہوں کی تیاری جلسہ سے دو ہفتہ قبل سے ہی وقارِ عمل کے ذریعہ شروع ہوگئی۔

مہمان لجنہ کی رہائش اور تواضع کے سلسلہ میں مقامی لجنہ کو نمایاں خدمات سرانجام دینے کا موقعہ ملا۔

اِمسال پہلی مرتبہ جلسہ میں تشریف لانے والے مہمانان حضرت مسیح موعود کی ضیافت کے لیے لنگر خانہ کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ Kosovo سے تشریف لائی ایک ٹیم نے مقامی خدام کے ساتھ مل کر کھانا تیار کیا۔ جلسہ کا آغاز صبح نمازِ فجر سے ہوا۔ جس کے بعد محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے حاضرین کو زرّیں نصائح سے نوازا۔ بعد ازاں تقریباً پونے دس بجے پرچم کشائی کی تقریب عمل میں آئی جس کے بعد اجتماعی دُعا ہوئی۔ تقریباً دس بجے جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز محترم امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی زیرِ صدارت ہوا۔

تلاوت اور نظم کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر محترم صمد احمد صاحب غوری مربی سلسلہ کوسووو نے ”ہستی باری تعالیٰ قبولیت دُعا کے آئینہ میں“ کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر محترم جاوید اقبال ناصر صاحب مربی سلسلہ البانیہ نے ”سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عفو اور درگزر کے آئینہ میں“ کے عنوان پر کی۔ بعد ازاں خاکسار نے ”خلافت احمدیہ“ کے عنوان پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم بیار رامائے Buyar Ramay صاحب نے حب الوطنی کے عنوان پر ایک تقریر کی۔ بعد ازاں نماز ظہر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے لیے وقفہ ہوا۔

وقفہ کے بعد مکرم البان زچیرائے Mr. Alban Zechiray صاحب معلم سلسلہ کوسووو نے ”سیرت سیدنا حضرت عمر فاروقؓ“ کے عنوان پر تقریر کی۔ اِس جلسہ کی آخری تقریر مکرم ارٹان شلاکو Artan Shllaku صاحب نے رسول کریم ﷺ سے حقیقی عشق کے عنوان پر کی۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے مغربی دنیا میں دینی تعلیم کی ضرورت واہمیت کو بیان کیا۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ تمام شاملین جلسہ کو سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے اور اس کے جملہ فیوض و برکات سے بہرہ مند فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین حق کا حقیقی پیغام زیادہ سے زیادہ سعید روحوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے

احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد

صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ :041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ :041-8549093

ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن

بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

عطیہ خون خدمت خلق ہے

عجائبات عالم

استنبول
ایک عظیم ثقافتی مرکز

استنبول پہلے قسطنطنیہ کہلاتا تھا۔ اسے بازنطینی سلطنت کے شہنشاہ کانسٹنٹائن اعظم نے آباد کیا۔ 330ء میں کانسٹنٹائن اعظم نے اسے مشرقی رومن یا بازنطینی سلطنت کے دارالحکومت کیلئے منتخب کیا اور اپنے نام پر قسطنطنیہ نام رکھا۔ ابتداء میں اہل فارس اور پھر 405 قبل مسیح میں اہل سپارٹا نے اس پر قبضہ کرلیا۔ تیسری صدی ق۔م میں یہ سکندر اعظم کی عملداری میں رہا اور پھر یہ صدیوں تک یونانی تہذیب کا مرکز رہا۔

استنبول بحیرہ مارمورا میں رود بار باسفورس پر واقع ہے۔ نقشے میں یہ شہر دو براعظموں ایشیا اور یورپ کے درمیان واقع ہے اور بحیرہ مارمورا اور بحیرہ اسود کے درمیان آبنائے باسفورس کے بائیں کنارے یورپی ساحل پر آباد ہے۔ شاخ زریں اسے دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ قدیم شہر بائیں طرف اور جدید شہر دائیں طرف آباد ہے۔

یہ شہر آبنائے باسفورس کے کنارے سات پہاڑیوں پر بسایا گیا تھا اور دفاع کی غرض سے اس کے گرد تین فصیلیں تعمیر کی گئی تھیں۔ قرون وسطیٰ کے یورپ کا یہ سب سے بڑا شہر تھا۔ اس کی شکل محصور قلعے کی سی تھی جس کے دامن میں بیشمار شاندار محل، گنبد اور مینار تھے۔ یہاں کی مشہور ترین یادگاروں میں آیا صوفیہ کا گرجا، شہنشاہوں کا مقدس محل، گھڑ دوڑ کا وسیع وعریض میدان اور باب زریں شامل تھے۔ 28 مارچ 1930ء کو اس کا نام تبدیل کر کے استنبول رکھا گیا۔ یہ تین الفاظ ''اس تن۔ پولن'' کا مرکب ہے جس کا مطلب ہے ''اندرون شہر''

استنبول دو براعظموں ایشیا اور یورپ کا حد فاصل ہے۔ اس کی مساجد کے بلندترین میناروں اور مشرقی طرز کے بازاروں نے اسے ایک ایشیائی شہر بنا دیا ہے حالانکہ یہ آدھے سے زائد یورپ میں واقع ہے۔ آبنائے باسفورس پر ایک معلق پل بنایا گیا ہے۔ یہ پل یورپ اور ایشیا کے سیکشنوں کو باہم ملاتا ہے۔

استنبول میں توپ کاپی سرائے مشہور مقام ہے۔ یہ سلطنت عثمانیہ کے حکمرانوں کی رہائش گاہ تھی۔ یہ ایک بہت وسیع وعریض باغ کے وسط میں بنی ہوئی ہے۔ اس میں خزانہ کی عمارت، تخت کا کمرہ، بغداد کے آثار کی نمائش گاہ کا کمرہ اور لائبریری اہم جگہیں ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں ایک چھوٹا سا میوزیم بھی ہے جہاں حضور نبی کریم ﷺ کے تبرکات رکھے گئے ہیں۔

خلائی جہاز عنقریب نظام شمسی سے باہر چلا جائے گا

امریکی خلائی ادارہ ناسا نے یہ خوشکن نوید دی ہے کہ ان کا سپیس کرافٹ وائیجر اول I Voyager عنقریب نظام شمسی سے باہر چلا جائے گا۔ یہ پہلا موقعہ ہوگا کہ انسان کا بنایا ہوا کوئی سپیس کرافٹ زمین سے 18 بلین کلومیٹر تک پہنچ گیا ہے۔

وائیجر اول اور اس کا جڑواں سپیس کرافٹ وائیجر دوم Voyager II سورج سے دور ستاروں کے درمیان خلاء کی طرف تیز رفتاری سے سفر کر رہے ہیں۔ یہ بات ایڈورڈ سٹون، چیف سائنٹسٹ جیٹ پروپلشن لیبارٹری، ناسا نے سان فرانسسکو میں ہونیوالی جیوفیزیکل سوسائٹی کے اجلاس کو بتائی۔ جیٹ پروپلشن لیبارٹری وائیجر اول کی خلاء میں رکھوالی اور ریکارڈ کی ذمہ دار ہے۔

مسٹر سٹون نے کہا وائیجر اول انسان کا بنایا پہلا خلائی جہاز ہوگا جو نظام شمسی سے باہر چلا جائے گا۔ ایسا کب اور کس روز ہوگا اس وقت اس کے بارے میں کہنا مشکل ہے۔ مسٹر سٹون نے کہا کہ ابھی دو سے تین سال کا عرصہ اور لگے گا جب وائیجر اول سولر سسٹم اور باقی کی خلاء کی باؤنڈری پر پہنچ جائے گا۔

سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ کچھ عرصہ سے ان کو ایسے آثار مل رہے تھے جن کے مطابق نئے قسم کا خلائی ماحول ان کو دکھائی دے رہا تھا۔ سولر سسٹم کے باہر سے آنے والی ہائی انرجی کاسمک ریز میں اضافہ ہو رہا تھا جبکہ نظام شمسی کے اندر سے پیدا ہونے والے لو انرجی پارٹیکلز میں گراؤ ہو رہا تھا۔

دونوں خلائی جہازوں کو 35 سال قبل روانہ کیا گیا تھا تا کہ وہ دور ترین سیاروں تک سفر کرسکیں۔ وائیجر دوم اس وقت سورج سے 14.5 بلین کلومیٹر دور ہے جو کہ پہلے لانچ کیا گیا تھا وائیجر اول بھی نظام شمسی سے جلد باہر چلا جائے جو اس وقت سورج سے 18 بلین کلومیٹر دور ہے۔

دونوں خلائی جہازوں نے جوپیٹر Jupiter کے بگ ریڈ سپاٹ اور سیٹرن Saturn کے رنگز اور اس کے چاندوں کی تصاویر بھجوائی تھیں۔ اس کے بعد وائیجر دوم یورینس Uranus اور نیپچون Neptune کی طرف روانہ ہو گیا۔ تاریخ میں یہ واحد خلائی جہاز ہے جس نے ان دو برفانی دنیاؤں کو ایکسپلور کیا ہے۔ وائیجر اول نے سیٹرن کی کشش ثقل کو استعمال کرتے ہوئے خود کو سولر سسٹم کی سرحد کی طرف پھینکا تھا۔ دونوں جہازوں کو ایندھن نیوکلیئر انرجی سے مل رہا ہے اور یہ 2020ء تک سفر کر سکتے ہیں۔

ربوہ میں بجلی اور پانی غائب

ربوہ میں بجلی کی غیر اعلانیہ بدترین لوڈشیڈنگ کی جا رہی ہے۔ ربوہ میں بغیر شیڈیول کے 18 گھنٹے کی لوڈشیڈنگ نے عوام کو شدید پریشانی میں مبتلاء کر دیا ہے۔ کاروباری حضرات بلبلا اٹھے۔ طلباء کو اپنی سٹڈی کے سلسلے میں شدید پریشانی کا سامنا ہے۔ بجلی نہ ہونے کے باعث ہر آدمی مسائل کا شکار ہو رہا ہے۔ تقریباً سارا دن بجلی کی عدم دستیابی کی وجہ سے پانی بھی کمیاب ہو چکا ہے۔ اس شدید سرد موسم میں واپڈا حکام سے اپیل ہے کہ بجلی کی لوڈشیڈنگ کے دورانیے کو کم کر کے شیڈیول کے مطابق کیا جائے۔

انڈا انسانی صحت کیلئے مفید ہوتا ہے غذائی

ماہرین نے انڈے کو بھرپور غذا قرار دیتے ہوئے موسم سرما میں انڈے کے روزانہ استعمال کی ہدایت کی ہے اور کہا ہے کہ انڈا انسانی صحت کیلئے نہایت مفید ہوتا ہے۔ ماہرین کے مطابق انسان کو دن میں ایک انڈا ضرور کھانا چاہئے۔ یہ صحت کا ضامن ہونے کے ساتھ ساتھ مٹاپے کو بھی کنٹرول کرتا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 10۔جنوری	
طلوع فجر	5:41
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:16
غروب آفتاب	5:24

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔ ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
25۔بیسمنٹ القیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور
نزد احمد فیبرکس
0345 / 0321 4866677
0333-6708024,042-37418584

پلاٹ برائے فروخت
واقع دارالصدر غربی ربوہ پلاٹ نمبر 11/10 رقبہ 4 کنال کارنر والا جس کے دونوں طرف 60 فٹ چوڑی سڑک ہے۔ برائے فروخت موجود ہے۔
مکرم عبدالحفیظ ڈوگر صاحب
رابطہ نمبر: 0303-4326399

FR-10

نورتن جیولرز ربوہ
فون 6214214
فون گھر
دکان 6216216
047-6211971:

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

PEE
پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹاٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائزر پلانٹ
پی، وی، سی لائننگ، فائب، لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37 دل محمد روڈ لاہور۔ فون نمبر: 0300-4280871,0333-4107060,042-37247741